آخری ملاقات اور نبی علیہ السلام کی سلام و پیام رسانی کے بعد آپ ﷺ اور انصار کے نام سعد کے سلام و پیام کی امانت لیکر واپس آیا اور نبی علیہ السلام کو سعد کی وصیت کے مطابق آپ کو ان کی خبر پہنچائی تو آپ نے سعد کا پیام سن کر جواباً ارشاد فرمایا کہ:

رحمہ اللہ! نصح للہ ولرسولہ حیاً و میتاً (الاستیعاب للحافظ ابن عبدالبر القرطبی، فی حاشیۃ۔ الاصابہ للحافظ ابن حجر العسقلانی، ج نمبر۲، ص۳۵)

اللہ سعد ابن ربیع پر رحم فرمائیں! وہ اللہ اور اس کے رسول کا خیر خواہ اور وفادار رہا جیتے ہوئے بھی اور مرتے وقت بھی!

جنون عشق تا آں معتبر نیست
اگر ہر آبلہ خارے ندارد

یہ ہیں ان فرشتہ صفت اولین علم برداران حق، حقیقی عشاق رسول، سچے اور کامل مومنین اور نبی علیہ السلام کے طفیل و توسط سے آپ کے بعد دین حق کو سمجھنے اور ماننے میں اور قیامت تک آنے والی پوری امت محمدیہ کے لئے معیار و مدار ہدایت۔ رضوان اللہ علیہ وعلی سائر اصحاب رسول اللہ اجمعین وسبحان اللہ و بحمدہ۔

(ماخوذ: "اسلامی شورائی نظام اور حکومت الٰہیہ" الاحرار اپریل ۱۹۸۷ء ج نمبر ۱۷)

(بقیہ از ص ۱۷)

۵- پانچویں بات حضرت حسینؓ کی ازواج میں شاہ یزدجرد کی بیٹی شہر بانو کا ذکر ہے کہ ایران کی فتح کے بعد شاہ ایران یزدجرد کی بیٹی (سلامہ) شہر بانو بھی حضرت عمر فاروقؓ ہی نے حضرت حسینؓ کی دی تھی۔

یزدجرد یا یزدگرد ساسانی نسل کا آخری بادشاہ تھا۔ ۱۳ھ میں تخت نشین ہوا۔ اس وقت اسکی عمر ۱۶ برس تھی۔ دو سال بعد ہی حضرت عمر فاروقؓ کے دور میں قادسیہ کی مشہور جنگ میں حضرت سعد بن وقاصؓ کے ہاتھوں پایہ تخت مدائن فتح ہوا۔ مطلب یہ ہوا کہ فتح مدائن کے وقت اسکی عمر اٹھارہ برس تھی۔ اب سوچنا پڑے گا کہ اٹھارہ برس کی عمر میں اسکی تین جوان بیٹیاں تھیں جو حضرت عمرؓ نے حضرت حسینؓ، محمد بن ابو بکر اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ میں بانٹ دیں۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں تو یزدجرد پر قابو ہی حاصل نہیں ہو سکا۔ کتاب فتوح البلدان۔ بلاذری میں ہے کہ یزدجرد اپنا بیت المال اپنی عورتوں اور بچوں کو لے کر پہلے حلوان پھر قم رقاشان۔ اسلامی لشکر کے خوف سے بھاگتا رہا ۲۹ھ میں خراسان پہنچا اور وہاں سے مرو۔ جہاں ۳۰ھ میں بعہد خلافت عثمان غنیؓ اسکا خاتمہ ہوا۔ اب پڑھنے والے خود ہی دو اور دو چار کی طرح حساب لگالیں کہ شہر بانو اور اسکی بہنوں کے متعلق روایت گھڑی ہوئی ہے اور اسکا کوئی وجود ہی نہیں ہے۔

اسکے علاوہ بھی اس مضمون میں کئی باتیں تحقیق طلب ہیں۔ جن پر علماء غور کر سکتے ہیں۔ ناچیز نے صرف ان باتوں کی نشان دہی کی ہے جو عام طور پر عوام کے ذہنوں پر اثر ڈالتی ہیں۔ صلوات اللہ علیہ و برکاتہ۔

قلم برداشتہ

سید عطاء المحسن بخاری

عام ہو جائیں گے جلوے آنکھ پتھرانے کے بعد؟

ایک طرف سیلِ آب دوسری طرف سیلِ افکار بے کار! نہ اُسکی آنکھ، نہ اُسکی آنکھ! بینائی ودانائی سے دونوں محروم، انکی محرومیاں ہی ان کی ظالمانہ روش کی بنیاد ہیں۔ بے نظیر کہتی ہیں کہ...... اسلام نے عورت کو گھر کا پابند نہیں بنایا، یہ رویے ہماری نابینا ثقافت کی پیداوار ہیں۔

چودہ سو سال پہلے دین سے دوری، دین ناشناسی...... اللہ کے نبی کے وجود اور نبوت کی تعلیمات سے سوا چھے سو سال کی دوری اور غفلت کا نتیجہ تھی۔ آج کی ناشناسی اور نادانی بھی نبی کے وجودِ گرامی اور نبوت کی تعلیمات سے روگردانی و بے پناہ غفلت کا نتیجہ ہے۔ تب ایرانی، رومی، مصری، عراقی نہیں جانتے تھے کہ عورت کیا ہے؟ آج یورپ امریکہ اور مسلمان ملکوں کے اقتدار یے جاننے کے باوجود، امریکہ و یورپ کی محتاجی میں ڈوب کر کہتے ہیں...... عورت مرد کے "برابر" ہے۔ یہ فنی اور سیاسی جھوٹ، سیاسی و ثقافتی لذتوں کو کھل کھیلنے کا موقع دیتا ہے۔ یہ لذتیت، ارتیابیت پیدا کرتی ہے۔ جس کے نتیجے میں آکسفورڈ اور اسلام آباد ایک ہو جاتے ہیں اور انکی تمیز وشناخت مشکل ہو جاتی ہے۔ ننگے منہ، ننگے سر، مخلوط زندگی، غیر محرموں سے بے تکلفی، "ثقافتی رشتوں" کی بہتات اور انہی رشتوں کی گھات، تاک جھانک، پسند ناپسند، آنکھ منہ اور سر کا ملاحظہ...... موقع ملاحظہ بھی اور لحاظ ملاحظہ بھی! نتیجہ یہ کہ...... "چھری دل پہ چل گئی"! رہا جسم، تو وہ کونسا چھپا ہوا ہے؟ لباس بے لباسی ہے۔ گانا، ناچنا، اچھلنا کودنا، گھومنا پھرنا، اس پہ مستزاد "مٹر گشت"! "آوارگی" مردوں کیلئے بھی جائز و حلال نہیں تو عورت کے لئے (جو ان تمام کاموں میں مرد سے ایک ہزار سال آگے ہے) یہ سب سرگرمیاں کیونکر حلال ہو سکتی ہیں؟ اور اب کہ عورت، پاکستانی عورت مسلمانوں سے کم اور کفار و مشرکین کی عورتوں سے بہت زیادہ مشابہت رکھتی ہے۔ ثقافتی ترقی اور سولائزیشن کی (Peak) پیک پر آگئی ہے۔ اُس سے واپسی کی توقع رکھنا ایسا ہی ہے جیسے موسیٰؑ کی قوم کا ایک مردِ مجاہد صدا لگاتا تھا، لوگوں کو بُلاتا تھا، خیر کی دعوت کا عمل کرتا تھا تو قوم اسے قتل کرنے کو دوڑتی تھی۔ آج جو شخص عورت کو پابند خانہ کرے، اسکا خانہ خراب اور جو ثقافتِ جدیدہ کا پابند کرے اسکے دونوں ہاتھ کھلے..... "چت بھی اُسکی پٹ بھی اُسکا انٹا اسکے باپ کا"

ابھی "قاہرہ کانفرنس" کی اُڑائی ہوئی گرد نہیں بیٹھی تھی کہ "بیجنگ کانفرنس" کے گرد باد نے آن لیا۔ وہی ریزولیوشن کی یورش، وہی عورتوں کی ترقی، وہی فیملی پلاننگ اور وہی "ہجومِ مرداں" اور "ہمتِ مرداں"...... بقولِ اکبرالہ آبادی

ڈنر، عہدے، تبسم، مشورے، وعدے، بنے گیسو
وہ گیسو جس سے پھیلی بوئے مستِ عنبرِ سارا